سوال

(63) رویت باری تعالیٰ کے بارے میں ایک مردود روایت کا قصہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی اُم طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"رَأَيتُ رَبِّي فِي المنام في صورة شاب مُوَقَّرٍ فِي خضرٍ، عليه نَعْلانِ من ذهب، وَعَلَى وجهه فراش من ذهب"

"میں نے اپنے رب کو خواب میں ایک نوجوان کی شکل میں دیکھا جو بڑے بالوں والا اور سبز لباس میں تھا اس نے سونے کے جوتے پہن رکھے تھے اور اس کے چہرے پر سونے کا فراس تھا۔ (دیکھئے امین الفتاوی ج1 ص8۔9) کیا یہ روایت صحیح ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت کی سند درج ذیل ہے۔

"عن عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي هلال أن مروان بن عثمان حدثه عن عمارة عن أم الطفيل امرأة أبي بن كعب....."

(المعجم الکبیر للطبرانی 25/143ح346، السنۃ لابن ابی عاصم: 471 دوسرا نسخہ: 480)

اس سند کا ایک راوی مروان بن عثمان جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے:

اسے ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف کہا: (کتاب الجرح والتعدیل 8/272)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ضعیف" (تقریب التہذیب 6572 نیز دیکھئے انوار الصحیفۃ ص326)

عمارہ بن عامر کے بارے میں حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"عمارة بن عامر عن أم الطفيل امرأة أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: رأيت ربي "حديثا منكرا لم يسمع عمارة من أم الطفيل وإنما ذكرته لكي لا يغتر الناظر فيه فيحتج به وروايته

من حدیث أہل مصر"

"وہ اُم طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک منکر حدیث بیان کرتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو دیکھا۔ عمارہ نے اُم الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نہیں سنا اور میں نے یہ روایت اس لیے ذکر کی ہے کہ کوئی دیکھنے والا دھوکے میں مبتلا ہو کر اس سے اہل مصر کی حدیثوں میں حجت نہ پکڑلے۔ (کتاب الثقات 5/245)

اس ضعیف و مردود روایت کو شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا "حدیث صحیح بما قبلہ. قال الشیخ ناصر: واسنادہ ضعیف مظلم "کہنا عجائب و غرائب میں سے ہے۔ اس روایت میں بہت سے الفاظ مثلاً: نعلان من ذھب اور فراش من ذھب کسی دوسری سند سے قطعاً ثابت نہیں نیز موقر اور موفر فراس اور فراش کے تلفظ میں بھی اختلاف ہے۔ علماء کو چاہیے کہ جھوٹی اور مردود روایات بیان کرنے سے اجتناب کریں اور پوری کوشش کر کے صرف صحیح و ثابت روایات ہی بیان کریں۔ (11/مارچ 20013ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ اصول، تخریج الروایات اوران کا حکم- صفحہ214

محدث فتویٰ